تفسیر غیر مأثور

پروفیسر الطاف احمد اعظمی

گزشتہ شمارہ میں 'تفسیر ماثور' پر پروفیسر الطاف احمد اعظمی کا مضمون ایک نقطۂ نظر کی حیثیت سے پیش کیا گیا تھا۔ اب 'تفسیر غیر ماثور' پر بھی ان کا مقالہ ایک نقطۂ نظر ہی کی حیثیت سے شائع کیا جارہا ہے۔ اہل علم سے اس پر اظہارِ خیال کی درخواست ہے۔ (جلال الدین)

بہت سے علماء کا خیال ہے کہ تفسیر بالروایۃ یا تفسیر ماثور، تفسیر کا سب سے محفوظ اور قابلِ اعتماد طریقہ ہے۔ اس طریقۂ تفسیر سے ہٹ کر تفسیر کرنا تفسیر بالرائے ہے۔ اس سلسلے میں امام ابن تیمیہؒ کی رائے، جو پہلے بھی نقل کی جاچکی ہے، یہ ہے:

> ''ہم جانتے ہیں کہ قرآن کو (سب سے پہلے) صحابہ، پھر تابعین اور تبعِ تابعین نے پڑھا اور وہ اس کے معانی ومطالب کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اسی طرح جیسے وہ اس حق کے سب سے بڑے عالم تھے جس کو اللہ نے اپنے رسول کے ذریعہ سے بھیجا تھا۔ اس لیے جس نے ان کے قول کی مخالفت کی اور ان کی تفسیر کے خلاف تفسیر لکھی تو اس نے دلیل اور مدلول دونوں میں غلطی کی''۔[1]

امام صاحب کی اس رائے سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ اس سے قرآن میں غور وتدبّر کا دروازہ بند ہوجاتا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی کتاب میں تدبر کیا جائے (صٓ:۲۹)۔ قرآن کی حکمت کا ایک بڑا حصہ آیات کے نظم وترتیب میں چھپا ہے اور جب تک کافی غور وخوض نہ کیا جائے ان کا فہم مشکل ہے۔ قرآن میں تدبر کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی ایک بڑی غرض ان ہی حکیمانہ معارف کی تعلیم ہے۔